از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 21 ستمبر 1964

شنکر لال کچرا بھائی و دیگراں

بنام

سٹیٹ آف گجرات

(کے سبا راؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری جسٹسز)

انڈین پینل کوڈ (ایکٹ 45، سال 1860)، ذیلی دفعہ 34، 301 اور 302- دفعہ 34 میں "فوجداری ایکٹ" کا دائرہ کار۔

جہاں چار افراد نے متوفی کو قتل کرنے کے ارادے سے گولی ماردی لیکن اس غلط فہمی کے تحت کہ وہ کوئی اور ہے، انہیں تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت جرم کا مرتکب پایا جا سکتا ہے۔ یہ مرنے والے کو دوسرے کو قتل کرنے کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لئے قتل کرنے کا معاملہ ہوگا، اور اس کے لئے لاگو کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔ انہیں قصوروار ٹھہرانے کے لئے ضابطہ اخلاق کی 301 درحقیقت، اس دفعہ کا اطلاق صرف ان معاملات پر ہوگا جہاں مرنے والے کی موت کا کوئی ارادہ نہیں تھا، یا یہ معلوم تھا کہ مرنے والے کی موت کا امکان ہے۔ [291D-E, H; 292A-B].

بیرندر کمار گھوش بمقابلہ ایمپرر، 52L.R، 40I.A اور محبوب شاہ بمقابلہ کنگ ایمپرر، 72L.R، 148I.A کا حوالہ دیا گیا ہے۔

فوجداری اپیلیٹ دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبری 191، سال 1962.

گجرات ہائی کورٹ کے 9، 10 اور 12 اپریل 1962 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے فوجداری اپیل نمبر 426، سال 1961 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندگان کی طرف سے اے ایس آر چاری اور آر اے گگرٹ۔

جواب دہندہ کی طرف سے ایچ آر کھنہ، آر ایچ دھیبر اور بی آر جی کے آچار۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سباراؤ نے سنایا۔

جسٹس سباراؤ کی خصوصی اجازت سے یہ اپیل ایک دلچسپ سوال اٹھاتی ہے جس میں تعزیرات ہند کی دفعہ 301 کے ساتھ دفعہ 34 کی تعمیر شامل ہے۔

درخواست گزاروں کی تعداد 11 ہے اور سیشن کورٹ مسانہ میں ملزم نمبر 1 سے 10 اور 12 ہیں۔ استغاثہ کے معاملے کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے: ایتھور گاؤں میں کڑوا پاٹیداروں کے تقریباً 300 گھر اور لیوا پاٹیداروں کے تقریباً 15 سے 20 گھر ہیں۔ 16 جنوری، 1961 کو رات کے تقریباً 8 بجے سات لوگ، جو لیوا پاٹیدار ہیں، چوک پر آئے، جہاں گردھر شنکر کی پان کی دکان کا کیبن ہے۔ ان سات افراد میں رام بھوپٹا، لاکھا مادھا، ہیرا پنجا، جیتھا نگر، پرشوتم پربھووا، منور مادھا اور گوواشیو شامل ہیں۔ اسی دوران 12 ملزمین بھی اس جگہ پر آئے تھے۔ ملزم 1 سے 6 تک ہر ایک کے پاس تھوتھ لوڈنگ بندوق تھی۔ ملزم نمبر 7، 8، 11 اور 12 لاٹھیوں سے لیس تھے۔ ملزم نمبر 9 اور 10 دھاریوں سے لیس تھے۔ ملزم نمبر 1 سے 4 نے اپنی بندوقیں چلائیں اور راما بھوپٹا گردھار کے کیبن کے دروازے کے قریب گر کر ہلاک ہو گیا۔ ملزم نمبر 5 اور 6 نے اپنی بندوقیں چلائیں اور لاکھا مادھا زخمی ہو گیا۔ ملزم 1 نے دوبارہ اپنی بندوق چلائی اور جیتھا نگر زخمی ہو گیا۔ ملزم نمبر 5 اور 6 نے دوبارہ فائرنگ کی اور ہیرا پنجہ زخمی ہو گئی۔ ملزم نمبر 7 سے 12 ملزمان 1 سے 6 تک ان تمام افراد کو قتل کرنے کے لیے اکسا رہے تھے۔ دیگر مخصوص کاموں کو کچھ ملزمین سے منسوب کیا گیا تھا۔ فاضل سیشن جج نے قرار دیا کہ ملزم 1 سے 4 کی فائرنگ کے نتیجے میں راما بھوپٹا کی موت ہوئی، ملزم 5 اور 6 کی فائرنگ سے لاکھا مادھا زخمی ہوا، ملزم 1 کی فائرنگ سے جیتھا نگر زخمی ہوا، ہیرا پنجہ ملزم 5 اور 6 کی فائرنگ سے زخمی ہوا، ہیرا پنجا زخمی ہوا۔ ملزم 12 نے لاکھا کو لاٹھی سے چوٹیں دیں اور ملزم 8 نے پرشوتم پربھووا کی زبان پر چوٹ لگائی۔ سیشن جج نے یہ بھی کہا کہ 12 ملزمین

نے ایک غیر قانونی اجتماع قائم کیا تھا، لیکن ان کا مشترکہ ارادہ رام بھوپٹا کو قتل کرنا نہیں تھا بلکہ صرف مادھا کو مارنا تھا جو چوک میں موجود نہیں تھا۔ انہوں نے تمام ملزمین کو تعزیرات ہند کی دفعہ 302 اور دفعہ 149 کے تحت بری کر دیا، لیکن آئی پی سی کی دفعہ 302 اور دفعہ 34 کے تحت ملزمین 1 سے 4 کو قصوروار ٹھہرایا اور انہیں عمر قید اور 2000 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ انہوں نے ہیرا پنجہ اور دیگر کو زخمی کرنے کے لئے تمام ملزمین کو تعزیرات ہند کی دفعہ 324 اور دفعہ 149 کے تحت قصوروار ٹھہرایا۔ ملزمین 5 سے 12 تک کو دفعہ 326، دفعہ 34 اور دفعہ 324، دفعہ 149 اور دفعہ 148 کے تحت بھی قصوروار ٹھہرایا گیا اور انہیں مختلف مدت کی قید اور جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ ملزمین اپنی سزاؤں اور سزاؤں کے خلاف مختلف اپیلوں کو ترجیح دیتے ہیں اور ریاست گجرات نے تعزیرات ہند کی دفعہ 302 اور دفعہ 149 کے تحت ملزمین 5 سے 12 کے بری ہونے کے خلاف اپیلیں دائر کی ہیں۔ ریاست گجرات نے تمام ملزمین کے خلاف دی گئی سزاؤں میں اضافے کے لئے فوجداری نظر ثانی بھی دائر کی، لیکن اس نے تعزیرات ہند کی دفعہ 302 اور دفعہ 149 کے تحت ملزم 1 سے 4 کو بری کرنے کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی۔ ہائی کورٹ نے آئی پی سی کی دفعہ 301 اور 34 کے ساتھ دفعہ 1 سے 4 کے تحت ملزمین کو قصوروار ٹھہرایا اور ان پر عائد عمر قید کی سزا کی توثیق کی، لیکن ان پر عائد جرمانے کو خارج کر دیا۔ جہاں تک دوسرے ملزمین کا تعلق ہے یعنی .. ملزم 5 سے 12 تک ان کو تعزیرات ہند کی دفعہ 302، دفعہ 301 اور 34 اور دفعہ 302 اور دفعہ 149 کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا۔ نتیجتاً ہائی کورٹ نے مذکورہ جرائم کے لئے تمام ملزمین کو عمر قید کی سزا سنائی۔

یہ ایک عام معاملہ ہے کہ اگر تعزیرات ہند کی دفعہ 34 اور دفعہ 301 کے ساتھ دفعہ 302 کے تحت ملزم 1 سے 4 کی سزا کو خارج کر دیا جاتا ہے تو تمام ملزمین کو بڑے جرائم کے سلسلے میں بری کرنا پڑے گا۔ اس بات میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اگر مذکورہ

دفعات کے تحت ملزم 1 سے 4 کی سزا کی تصدیق ہو جاتی ہے تو دوسرے ملزمین کی طرف سے دائر اپیل ناکام ہو جائے گی۔ لہٰذا سوال صرف یہ ہے کہ کیا تعزیرات ہند کی دفعہ 34 اور 301 کے ساتھ دفعہ 302 کے تحت ملزم 1 سے 4 تک کی سزا درست تھی؟

اپیل گزاروں کے وکیل جناب چاری نے اپیل میں دلیل دی ہے کہ ملزم 1 سے 4 کو تعزیرات ہند کی دفعہ 302 اور دفعہ 34 کے تحت قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا کیونکہ راما کو قتل کرنے کا کوئی مشترکہ ارادہ نہیں تھا، لیکن رام کو اس غلطی کے تحت مار دیا گیا کہ وہ مادھا تھا۔ انہوں نے مزید دلیل دی کہ معاملے کے حالات میں تعزیرات ہند کی دفعہ 301 کی دفعات کا استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے، ایک یا دوسرے ملزم کی غلطی، دلیل پیش کرتے ہوئے، وہ آگے کہتے ہیں کہ ملزم کی مشترکہ نیت کو آگے بڑھانے کے لئے غلطی نہیں کی جا سکتی ہے۔

فاضل وکیل کی دلیل کو سمجھنے کے لئے اس مرحلے پر ہائی کورٹ کی طرف سے دیئے گئے نتائج کو نوٹ کرنا آسان ہو گا۔ ہائی کورٹ نے پایا کہ ملزم کا مشترکہ ارادہ مادھا کو قتل کرنا تھا، ملزم 1 سے 4 نے رام کو مادھا سمجھ کر گولی مار دی، کیونکہ رام نے خود کو اسی طرح کے لباس میں ملبوس کیا تھا جس میں مادھا خود کو لباس پہنتا تھا اور، لہذا، ملزم نے راما کو اس غلط خیال کے تحت گولی مار دی کہ وہ مادھا ہے۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے مطابق:

"جب کوئی مجرمانہ کام کئی افراد کے ذریعہ کیا جاتا ہے، تو سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھاتے ہوئے، ایسے ہر شخص کو اس عمل کے لئے اسی طرح ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے جیسے یہ اکیلے اس نے کیا تھا۔

دفعہ 34 بے شمار معاملوں میں عدالتی جانچ کا موضوع تھی۔ "سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لئے" کا لفظ اصل دفعہ میں نہیں تھا، بلکہ ایکٹ XXVII، سال 1870 کی دفعہ 1 کے ذریعہ دفعہ میں شامل کیا گیا تھا۔ باریندر کمار گھوش بمقابلہ ایمپرر

([1]) کی عدالتی کمیٹی نے مذکورہ سیکشن میں لفظ "مجرمانہ فعل" کی تعریف اسطرح کی ہے:

"ایک مجرمانہ عمل کا مطلب یہ ہے کہ متحدہ مجرمانہ طرز عمل جس کے نتیجے میں کوئی ایسی چیز پیدا ہوتی ہے جس کے لئے ایک فرد کو سزا دی جاتی ہے اگر یہ سب اکیلے کیا گیا ہو، یعنی ایک مجرمانہ جرم میں"۔

محبوب شاہ بمقابلہ کنگ ایمپرر کی عدالتی کمیٹی نے اس کے اطلاق کے لئے مندرجہ ذیل شرائط رکھی ہیں:

انہوں نے کہا، 'دفعہ 34 کی مدد کو کامیابی سے استعمال کرنے کے لیے، یہ ظاہر کیا جانا چاہیے کہ جس مجرمانہ فعل کے خلاف شکایت کی گئی تھی، وہ سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے ملزمین میں سے ایک نے کیا تھا۔ اگر ایسا دکھایا جاتا ہے تو اس جرم کی ذمہ داری کسی ایک شخص پر اسی طرح عائد کی جاسکتی ہے جیسے یہ عمل اکیلے اس نے کیا ہو۔ یہ اصول ہونے کی وجہ سے، ان کے معتبر اعلٰی پر یہ واضح ہے کہ دفعہ کے معنی میں مشترکہ ارادے کا مطلب ایک پہلے سے طے شدہ منصوبہ ہے، اور دفعہ کا اطلاق کرتے ہوئے ملزم کو جرم کا مجرم قرار دینے کے لئے یہ ثابت ہونا چاہئے کہ مجرمانہ فعل پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق کیا گیا تھا. جیسا کہ اکثر مشاہدہ کیا گیا ہے، کسی فرد کے ارادے کو ثابت کرنے کے لئے براہ راست ثبوت حاصل کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ہے۔ زیادہ تر معاملات میں اس کا اندازہ اس کے عمل یا طرز عمل یا کیس کے دیگر متعلقہ حالات سے لگایا جانا چاہئے"۔

تعزیرات ہند کی دفعہ ایک سے زیادہ افراد کی اجتماعی کارروائی کا نتیجہ ہے۔ اگر مذکورہ نتیجہ مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لئے حاصل کیا گیا تھا تو، ہر شخص اس نتیجے کا ذمہ دار ہے جیسے اس نے خود یہ کیا ہو۔ سوال یہ ہے کہ "مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے" کے اظہار کا کیا مطلب ہے۔ ڈکشنری میں لفظ "آگے بڑھنا" کا مطلب "ترقی یا فروغ" ہے۔

اگرچار افراد اے کو مارنے کا مشترکہ ارادہ رکھتے ہیں تو، انہیں اس منصوبے کو پورا کرنے کے لئے اس کی تشہیر یا قانونی چارہ جوئی میں بہت سے کام کرنے ہوں گے۔ کچھ مثالیں اس نکتے کی وضاحت کریں گی۔ چار افراد A کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، جس کے بارے میں توقع ہے کہ وہ ایک گھر میں پایا جائے گا۔ وہ سب مختلف طریقوں سے حصہ لیتے ہیں. ان میں سے ایک گھر میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے، لیکن سنتری نے اسے روک لیا اور وہ سنتری کو گولی مار دیتا ہے۔ اگرچہ عام ارادہ A کو قتل کرنے کا تھا، لیکن سنتری کو گولی مارنا مذکورہ مشترکہ ارادے کو آگے بڑھاتا ہے۔ لہذا، دفعہ 34 لاگو ہوتی ہے. ایک اور مثال لے لیجئے۔ اگر مذکورہ ملزم میں سے کوئی اس کمرے میں داخل ہوتا ہے جہاں عام طور پر متاثرہ شخص سوتا ہے، لیکن مطلوبہ متاثرہ کے علاوہ کوئی اور کمرے میں سو رہا ہے، اور غلط تاثر پر وہ اسے گولی مار دیتا ہے۔ غلط شخص کو گولی مارنا عام ارادے کو آگے بڑھانا ہے اور اس لئے دفعہ 34 کا اطلاق ہوتا ہے۔ سیکشن 34 مثال کا ایک تیسرا ورژن ہے۔

متاثرہ شخص کا ایک جڑواں بھائی ہے جو بالکل اس سے ملتا جلتا ہے اور ملزم جس کو مطلوبہ متاثرہ کو گولی مارنے کا کام سونپا گیا ہے، غلط تاثر پر جڑواں بھائی کو گولی مار دیتا ہے۔ جڑواں بھائی کو گولی مارنا بھی مشترکہ ارادے کو آگے بڑھاوادے رہا ہے۔ یہاں بھی دفعہ 34 لاگو ہوتی ہے۔ اگر یہ بات مان لی جائے تو ہمیں اس بات کا کوئی جواز نظر نہیں آتا کہ شناخت کے غلط تاثر کے تحت کسی دوسرے کا قتل مطلوبہ شکار کو قتل کرنے کے مشترکہ ارادے کو آگے نہیں بڑھاتا۔ جب ملزمین رام کو مادھا سمجھ کر اس پر گولی چلا رہے تھے، تو وہ یقینی طور پر مادھا کو مارنے کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لئے ایک مجرمانہ فعل کر رہے تھے۔ انہوں نے رام کو قتل کیا کیونکہ انہیں یقین تھا کہ وہ مادھا میں گولی چلا رہے ہیں۔ مسٹر چاری دلیل دیتے ہیں کہ ایک ملزم کی طرف سے کی گئی غلطی ایک مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لئے کیسے ہوسکتی ہے؟ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ غلطی

کرنا ملزم کے مشترکہ ارادے کا حصہ نہیں تھا۔ لیکن سوال یہ نہیں ہے کہ جیسا کہ ہم نے نشاندہی کی ہے کہ کیا غلطی کا ارتکاب مشترکہ ارادے کا حصہ تھا، بلکہ سوال یہ ہے کہ کیا یہ مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لئے کیا گیا تھا۔ اگر عام ارادہ A کو قتل کرنا تھا اور اگر ملزموں میں سے کوئی شخص اپنی ذاتی انتقام لینے کے لئے B کو قتل کرتا ہے تو یہ ممکنہ طور پر اس مشترکہ ارادے کو آگے نہیں بڑھا سکتا جس کے لئے دوسروں کو تعمیری طور پر ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ لیکن، دوسری طرف، اگر وہ B کو یہ یقین کرتے ہوئے قتل کرتا ہے کہ وہ A ہے، تو ہم یہ ماننے میں کوئی تضاد نہیں دیکھتے ہیں کہ B کا قتل مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لئے ہے. لہٰذا ہمارا ماننا ہے کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 301 کی مدد کے بغیر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب ملزم 1 سے 4 نے راما کو گولی ماری تو انہوں نے مادھا کو مارنے کے اپنے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لئے اس پر گولی چلائی۔

اب آیئے دیکھتے ہیں کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 301 کا اس کی دفعہ 34 پر کیا اثر پڑتا ہے۔

دفعہ 301 میں لکھا ہے:

"اگر کوئی شخص ایسا کام کرتا ہے جس کا وہ ارادہ رکھتا ہے یا جانتا ہے کہ اس سے موت کا امکان ہے، تو وہ کسی ایسے شخص کی موت کا سبب بن کر غیر ارادی قتل کا ارتکاب کرتا ہے، جس کی موت کا وہ نہ تو ارادہ رکھتا ہے اور نہ ہی خود کو جانتا ہے، تو مجرم کی طرف سے کیا جانے والا غیر ارادی قتل اس شخص کی موت کا سبب بنتا ہے جس کی موت کا وہ ارادہ رکھتا تھا یا خود کو جانتا تھا۔ ممکنہ طور پر اس کی وجہ ہو سکتی ہے۔"

یہ دفعہ ایک مختلف صورتحال سے متعلق ہے۔ اس میں وہ چیز شامل ہے جسے انگریزی مصنفین بغض کی منتقلی یا محرک کی منتقلی کے نظریے کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ اس دفعہ کے تحت اگر B,A کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، لیکن C کو قتل کرتا ہے جس کی موت کا وہ نہ تو ارادہ کرتا ہے اور نہ ہی خود کو جانتا ہے کہ اس کا سبب بننے کا امکان ہے، تو C کو مارنے کا ارادہ قانون کے مطابق اس سے منسوب ہے۔ دفعہ 301 کے تحت اگر A

اپنی بندوق کو B پر نشانہ بناتا ہے، لیکن اس میں B بچ جاتا ہے کیونکہ B نشانے کی حد سے باہر چلا جاتا ہے یا اس لیے کہ نشانے سے محروم ہو جاتا ہے اور کسی دوسرے شخص سی سے ٹکراتا ہے، چاہے وہ نظر میں ہو یا نظر سے باہر، دفعہ 301 کے تحت، A کو C کو مارنے کے ارادے سے مارا جاتا ہے۔ جس چیز پر توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اس کا ارتکاب دفعہ 301 کے تحت کیا جائے۔ A تعزیرات ہند کی دفعہ 301 میں موت کا سبب بننے کا کوئی ارادہ نہیں ہوگا اور نہ ہی یہ معلوم ہوگا کہ وہ C کی موت کا سبب بن سکتا ہے۔ فوری صورت میں اس شرط پر عمل نہیں کیا جاتا ہے۔ ملزم نے ایک خاص شخص کو قتل کرنے کے ارادے سے گولی ماری حالانکہ اس کی شناخت غلط فہمی تھی۔ اس صورت میں تعزیرات ہند کی دفعہ 299 اور 300 کے تمام اجزاء کی تعمیل کی جاتی ہے۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 301 کی مدد طلب نہیں کی گئی ہے۔ لہٰذا ہماری رائے ہے کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 301 کا موجودہ معاملے پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر ہم یہ کہتے ہیں کہ تمام ملزمین تعزیرات ہند کی دفعہ 302 اور دفعہ 34 کے تحت ذمہ دار ہیں۔ اگر ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں، تو یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اس اپیل میں کوئی اور نکتہ پیدا نہیں ہوتا ہے. اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and integrity of this document